بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [آل عمران:۸۵]

مذاہب باطلہ کے ردّ میں

مؤلفینِ تفسیر ثنائی وحقانی کی کاوشیں

تحقیقی مقالہ

برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ

۱۴۲۴ھ......۲۰۰۳ء

مقالہ نگار
حافظ محمد اسرائیل فاروقی
(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

نگران تحقیق
پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ
(ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر)
جامعہ پنجاب لاہور

ادارۂ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور

انتساب

والد مرحوم مولانا عبدالرزاق فاروقیؒ بن شیخ العرب والعجم ابو محمد عبدالحق محدثؒ کے نام

جن کے تبحر علمی سے لاکھوں فرزندان توحید مستفید ہوئے۔ جنہوں نے میرے لئے ہمیشہ ملی فرائض کی ادائیگی کے اعتبار سے بلند تر راہ منتخب فرمائی

اور

ان عظیم شخصیات کے نام جنہوں نے یہودی، صلیبی اور قادیانی مفکرین کی اسلام دشمن سازشوں کا توڑ کیا اور جن کے قلم ولسان نے اسلام کی حقانیت کے چراغ کو ہمیشہ روشن رکھا۔

اظہار تشکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ)) [رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَۃِ]

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔''

تحقیقی مقالہ کی تکمیل کے اس مرحلے پر میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں..........!

محترمہ پروفیسر ڈاکٹر **جمیلہ شوکت** صاحبہ

ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب لاہور

کا، کہ اُنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود نہایت قیمتی وقت نکال کر میری علمی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں جزائے خیر عطاء فرمائے۔

- ان علماء، اساتذہ، اور رفقائے کار کا جنھوں نے مجھے فکری، علمی اور ادبی تجاویز و آراء سے نوازا۔
- جامعات کے لائبریرین حضرات کا کہ جنھوں نے مجھے کتب کا مطالعہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔
- ان احباب کا جنھوں نے کمپوزنگ کے تمام امور کو احسن طریقے سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

علاوہ ازیں ادارہ علوم اسلامیہ کے ساتھ میرا گہرا فکری رشتہ ہے۔ شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب کی ایک عظیم مثالی درسگاہ ہے اور شعبہ ہٰذا کے اساتذہ کرام نہایت لگن اور جانفشانی کے ساتھ ایسے صالح افراد تیار کر رہے ہیں کہ جن کی بدولت ملک بھر کے تعلیمی اداروں سے ''اللہ اکبر'' کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ اللہ کرے یہ چراغ یوں ہی ہمیشہ روشن رہے۔ **(آمین)**

حافظ محمد اسرائیل فاروقی

مقدمہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ...... اَمَّا بَعْدُ! فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ......!

﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ [التوبة: ۳۲. ۳۱]

(ترجمہ) ''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں، اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اِس دین) کو (دُنیا کے) تمام ادیان پر غالب کرے۔''

مطالعہ ادیان کے شوق نے بندہ کو یہ موضوع منتخب کرنے کی راہ دکھائی۔ بطور ایک ادنیٰ طالب علم میرے لئے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ موضوع کی مناسبت سے ہمہ پہلو معلوم کر سکا یا کہ نہیں۔ البتہ فراوانیٔ شوق نے اس کا احساس نہیں ہونے دیا لہٰذا مجھے اُمید ہے کہ مقالہ ہٰذا میں پائی جانی والی میری تمام کوتاہیوں اور لغزشوں سے غض بصر کیا جائے گا۔

مفکرین اسلام کا تقابل ادیان پر تادم تحریر تمام ذخیرہ مستند معلومات کا حسین مرقع ہے۔ لیکن غیر مسلم مصنفین نے ہمیشہ حقائق کو توڑ مروڑ کر اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنے کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک قلب سلیم اور فکر تعمیری نہ ہو اُس وقت تک تحقیق کا معیار عادلانہ نہیں ہو سکتا۔ مستشرقین نے جب اسلام کو اپنی تحقیقات کا نشانہ بنایا تو اُنہوں نے مستند تاریخی حقائق' بخاری و مسلم و دیگر کتب صحاح کی صحیح روایات کو نظر انداز کر کے غیر مستند اور وضعی روایات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ چنانچہ جب میں نے اس اہم موضوع کی وسعت کے پیش نظر قلم اُٹھایا تو اندازہ ہوا کہ مرغوب ترین موضوعات بھی کتنی تشنگی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے دنیا کے بڑے بڑے خوفناک مسائل عالم اسلام کو درپیش ہیں اور عالم اسلام' اسلام دشمن طاقتوں کے اتحاد اور سازشوں کی کثرت کے اعتبار سے مصائب و آلام کا شکار ہو چکا ہے۔ ہر طرف الحاد و بے دینی کا پرچار زوروں پر ہے اور مسلمان کی مذہبی سوچ پر تالے لگائے جا رہے ہیں اور

اُنہیں "Fundamentalist" ہونے کا طعنہ دیا جارہا ہے۔ عیسائیت جو کہ ایک خود ساختہ مذہب کی شکل اختیار کر چکا ہے صلیبی جنگوں میں شکست کھانے کے بعد پھر ''مثل چنگاری'' کے اُبھرنے لگا ہے اور اسلام کے مضبوط قلعہ سے پھر ٹکر لینے کی کوشش کرنے لگا ہے اور یورپ زدہ مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے لگا ہے کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ تمام خود ساختہ مذاہب میں دلیل؛ روشن کتاب اور حقیقت نام کی کوئی چیز نہیں محض لالچ اور فریب ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [بنی اسرائیل: ۸۱]

''اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا، بیشک باطل نیست و نابود ہونے والا ہے''

یقیناً مذاہب باطلہ کے پیروکار اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مذہب حق اسلام ہے لیکن اس کے باوجود وہ اسلام کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں چنانچہ اُمت مسلمہ کو ان مصائب و آلام سے نمٹنا ہے۔ اس لئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی استطاعت کے مطابق مسائل کا صحیح ادراک کروں اور جو کچھ مجھ سے ہو سکے ارباب علم و دانش کی نذر کر دوں تاکہ ان میں اتنا بڑا حوصلہ پیدا ہو کہ اس اہم چیلنج کو بہت بڑے عزم سے قبول کیا جائے

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ [الذاریات: ۵۶]

''اور میں نے جن اور انسان صرف اس لئے پیدا کئے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''

اسی لئے اس عبادت کی صحیح رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہبوط آدمؑ کے ساتھ ہی یہ حکم جاری فرمایا:

﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝﴾ [البقرۃ: ۳۸]

''پس میری طرف سے جو ہدایت آئے گی پس جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے تو اُن پر نہ کوئی ڈر ہوگا اور نہ کوئی غم۔''

اور قرآن مجید نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات ارضی کا کوئی قریہ ہدایت و رہنمائی سے خالی نہیں چھوڑا۔ فرمایا:

﴿وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۝﴾ [فاطر: ۲۴]

''اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہ بھیجا گیا ہو''

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی است

طاغوت اور اس کے پجاریوں اور رحمان کے بندوں کے درمیان حق و باطل کا معرکہ روز اوّل سے جاری ہے اور اللہ کے محبوب بندے تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی تابعداری پوری زندگی کرتے رہتے ہیں اور یہی لوگ دنیا و آخرت میں فلاح پانے والے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اور تعلیمات الٰہیہ کو پس پشت ڈالا وہ اللہ کے غیظ و غضب کے علاوہ آنے والے لوگوں کے لئے نمونہ عبرت بنا دیے گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [المائدہ: ۶۶]

''اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو ہم اُن سے گناہ دور کر دیتے اور اُنہیں نعمتوں کے باغوں میں لے جاتے اور اگر وہ تورات و انجیل اور اُن کتابوں کو جو اُن کے رب کی طرف سے اُن پر اُتریں قائم رکھتے تو اپنے اوپر اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے ان میں سے کچھ میانہ رو ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے اعمال بُرے ہیں۔''

حفاظت قرآن مجید:

سابقہ الہامی کتب کے ماننے والوں نے اپنی اپنی خواہشات کی تکمیل کی خاطر اپنی کتب میں تحریفات کیں جس کی نشاندہی قرآن مجید نے کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان عظیم کیا ہے کہ اس آخری دستور حیات کی حفاظت، بقاء و دوام کی ضمانت دی۔ فرمایا:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ [الحجر: ۹]

''ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

چنانچہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں لکھوائے گئے اوراق قرآنی اپنی اصل شکل میں اُمت مسلمہ کے پاس ایک مصحف کی صورت میں محفوظ ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)) [رواہ مسلم]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس

کتاب سے کتنی قوموں کو سربلندی عطا کرے گا اور کتنی قومیں اس (قرآن پر عمل نہ کرنے' اسے چھوڑ دینے) کی وجہ سے ذلت وخواری میں مبتلا کر دی جائیں گی۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خبر دار! فتنوں سے بچانے والی کتاب صرف قرآن مجید ہے، یہ حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اور یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے' یہ وہ علمی خزانہ ہے جس کے حاصل کرنے سے قدردان علم کبھی بھی سیراب نہیں ہوتے اور کثرت تلاوت سے دل اچاٹ نہیں ہوتے اور نہ ہی امتداد زمانہ کے تھپیڑے اس کو پرانا کر سکتے ہیں اس میں سابقہ اقوام کی ہدایت و ضلالت اور عروج و زوال کی مصدقہ خبریں موجود ہیں۔ ہاں یہ وہ نادر کتاب ہے کہ جس کے اندر بیان کردہ عجائبات کی کوئی حد نہیں۔ جس نے اس کو تھاما اس نے عدل کیا وہ راہی صراط مستقیم ہوا اور دنیا کی قیادت وسیادت اُسے ملی۔ اس لئے قرآن اپنے ماننے والوں کو اپنی آیات پر غور وفکر کی کھلی کھلی دعوت دیتا ہے کیونکہ فہم قرآن کی اُمت مسلمہ کو سخت ضرورت ہے۔

تفسیر قرآن:

قرآن حکیم کی نبوی تفسیر پر علمائے اُمت نے بہت محنت کی اور اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں' کتب تفاسیر کی تعداد کا کوئی شمار نہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام غیر مخلوق ہے اس لئے اس کی تشریحات بھی ختم نہ ہوں گی۔ فرمایا:

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴾ [الکہف:۱۰۹]

''(اے رسول ﷺ!) کہہ دیجئے اگر میرے رب کے کلمات کے لیے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو (یہ تمام) سمندر میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائیں گے اور اگرچہ ہم اس کی مثل اور (بھی) لے آئیں۔''

قرآن کریم کی تفسیر لکھنے میں پوری اُمت مسلمہ کے علماء کی گرانقدر خدمات ہیں مگر میرے لئے یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہ ہوگا کہ برصغیر کے علماء کی علمی تفسیری خدمات ہمہ جہت صف اوّل میں ہیں۔ تفسیر القرآن کے بحر علمی میں جس قدر غوطے لگائے جائیں گے اسی قدر لعل و گوہر حاصل ہوتے جائیں گے۔ دور جدید کے تقاضوں کے تناظر میں علمائے اُمت کی ذمہ داریاں اور زیادہ بڑھ گئی ہیں اس لئے کہ تعلیمات قرآنی کو پوری انسانیت تک پہنچانا ہے اور اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا۔ اُمت مسلمہ کے

لئے یہ کام بہت ہی آسان ہے کہ ایک قرآن دفتین میں اور ایک قرآن رسول اکرمؐ کی سیرت میں عطا ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت صدیقہ طاہرہ عائشہؓ کا فرمان: "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ "عظیم سچائی ہے یعنی جس نے قرآن کو پڑھا اُس نے آنحضرت کی سیرت کو پالیا۔ اس وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید اور قرآن کی نبوی تفسیر کو محفوظ کر کے قیامت تک ہمارے لئے ہدایت کا راستہ آسان کر دیا ہے مگر جب ہم اس پیغام قرآنی کو لے کر دنیا کے سامنے ہوں تو اس سے قبل ہمیں اپنے اندر اتحاد و یکجہتی کو پیدا کرنا ہوگا فرمان الٰہی ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:۱۰۳]

میں نے برصغیر کے سیاسی، مذہبی اور معاشرتی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ تقابل ادیان کا یہ اہم موضوع منتخب کیا اور اس موضوع پر تفسیر ثنائی و حقانی کا امتیاز یقیناً ہمیشہ موجود رہے گا ان کو تمام ہم عصر کتب پر فوقیت حاصل رہے گی۔ جب قاری ان کا مطالعہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو ان حالات و ماحول میں موجود پاتا ہے اور جو ہم پر اس وقت کے طاغوت نے ظلم وستم ڈھائے اس کا پورا نقشہ اپنے سامنے پاتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ الفاظ اور مصنفین کے ذاتی مناظرات کی چھاپ ان کتب میں خوب نظر آتی ہے۔ اور مذاہب باطلہ کا رد علمی ادبی اور منطقی انداز میں پایا جاتا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔ اس بارے میں تفسیر حقانی کا اپنا منفرد انداز ہے کہ فقیہانہ استدلال، صرفی ونحوی تراکیب اور دلائل عقلیہ خاص طور پر نمایاں ہیں۔ سید ابوبکر غزنویؒ فرمایا کرتے تھے "تفسیر حقانی میں تفسیری نکات کا انداز اچھوتا ہے اور قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا"

مقالہ ھذا میں:

۱۔ تفسیر ثنائی وحقانی کے تمام دلائل (جو کہ مذاہب باطلہ کے رد میں ہیں) کو مرتب صورت میں یکجا کر دیا ہے اور اس میں یہودیت کا تعارف شامل کر دیا ہے تا کہ دلائل کا تسلسل برقرار رہے اگر چہ یہ مقالے کے موضوع میں شامل نہیں تھا۔ تفسیر القرآن از سید احمد خان کے حوالہ جات کی درستگی طبع جدید کے مطابق کر دی گئی ہے نیز بائیبل کے حوالوں کو جدید ایڈیشن کے مطابق درج کیا ہے اور جہاں حوالہ جات درج نہیں تھے وہاں حوالوں کے درج کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ سورۃ اور آیت کے نمبر کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

۲۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے متون کتب احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ درج کیے گئے ہیں نیز مختلف احادیث کی صحت کے بارے میں محدثین کی آراء اور "حکم" کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

۳۔ آیات کا ترجمہ تفسیر ثنائی وحقانی کے علاوہ مولانا فتح محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ قرآن بنام "فتح الحمید"

شائع کردہ انجمن حمایت اسلام لاہور سے لیا گیا ہے۔

۴۔ حوالہ جات کے لیے مؤلف، کتاب کا نام، طبع وغیرہ شروع میں ایک مرتبہ حواشی میں درج کر دیا گیا ہے۔

۵۔ حواشی و حوالہ جات صفحے کے نیچے آخر میں فٹ نوٹ کی صورت میں درج کیے گئے ہیں۔

۶۔ آخر میں تحقیق کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

تجاویز.......:

۱۔ ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب میں مذاہب باطلہ، یہودیت، عیسائیت، ہندومت و آریہ سماج اور قادیانیت کے بارے میں تحقیقی سنٹر قائم کیا جائے۔ جس کی آج کے دور میں اشد ضرورت ہے۔

۲۔ تفسیر ثنائی و حقانی کو تفہیم القرآن از سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اور تفسیر احسن البیان حافظ صلاح الدین یوسف کی طرز پر شگفتہ، مدلل آسان اور تمام جدید تعلیم یافتہ افراد کے لئے قابل فہم بنایا جانا ضروری ہے۔

۳۔ دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب نو پر گہری علمی دلچسپی کا مظاہرہ نہایت ضروری ہے جو کہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے بہت بڑی خدمت ہوگی۔

۴۔ تفسیر ثنائی و حقانی تقابل ادیان کے موضوع پر بنیادی "Source Books" کا درجہ رکھتی ہیں۔ مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمارے طلباء علوم اسلامیہ ان کے مطالعہ کے بغیر ''تقابل ادیان'' پر تعلیم و تحقیق کا حق ادا نہیں کر سکیں گے۔

۵۔ تفسیر ثنائی و حقانی کے موضوعات (مذاہب باطلہ) پر پی ایچ ڈی کی سطح تک الگ الگ مقالہ جات لکھنے کی اشد ضرورت ہے۔

۶۔ اس مقالے کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

- ...... باب اول: دینِ اسلام
- ...... باب دوم: ردّ یہودیت
- ...... باب سوم: ردّ عیسائیت
- ...... باب چہارم: ردّ ہندومت و آریہ سماج
- ...... باب پنجم: ردّ نیچریت
- ...... باب ششم: ردّ قادیانیت
- ...... تحقیق کا خلاصہ

باب اول: دین اسلام

۱۔ یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں میں دین و مذہب مترادف الفاظ کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔

۲۔ برصغیر میں اسلام کا تعارف عہد رسالت میں شروع ہوا اور آج ہندوستان' پاکستان اور بنگلہ دیش میں مسلمان دوسری بڑی اکثریت ہیں۔

۳۔ ہندوستان میں انگریز بظاہر تجارت کے روپ میں داخل ہوا مگر اس کے اہداف میں سے اولین ہدف اسلام ہمیشہ رہا ہے۔

۴۔ آج کے دور کا آخری دین فطرت اور دین حق اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اپنا یہ آخری پیغام آخری رسولؐ و نبیؐ کے ذریعے مکمل کر دیا ہے۔ یہی صراط مستقیم اور راہ جنت ہے۔

باب دوم: ردّ یہودیت

۱۔ یہودیت پوری دنیا میں دہشت گردی کا نام ہے۔ جہاں کہیں بھی دہشت گردی ہوتی ہے اس کا ہدف (نشانہ) مسلمان ہوتے ہیں۔

۲۔ یہودی کسی غیر اسرائیلی کو تبلیغ نہیں کرتے مگر غیر اسرائیلی کو دنیا میں زندہ بھی نہیں دیکھنا چاہتے۔

۳۔ مغضوب علیہ'' قوم ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں پوری دنیا میں یہودیت اور یہودیوں کا خاتمہ ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

باب سوم: ردّ عیسائیت

۱۔ قرآن نے جنہیں ''نصاریٰ'' کہا ان کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ بحیرہ راہب ورقہ بن نوفلؓ اور شاہ نجاشیؓ جیسے لوگ ناپید ہو گئے ہیں۔

۲۔ مذہب عیسائیت کے موجد ''سینٹ پال'' کی پوجا کی جارہی ہے۔

۳۔ مسیحی حکومتیں اور مذہبی رہنما (پوپ) یہودیوں کے زرخرید غلام کی حیثیت کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

باب چہارم: ردّ ہندومت و آریہ سماج

۱۔ ہندومت غیر مرتب اور بے یقینی کا مذہب ہے جو کہ ''خالص بت پرستی'' کا حامی ہے۔

۲۔ طبقاتی تقسیم (ذات پات)' نسلی و مذہبی تعصب کی بدولت ہندو قوم ''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کا طریقہ واردات ترک کر کے اب خونخواری پر اُتر آئی ہے۔

۳۔ مسلمان جب اس خطے میں آئے تو تعداد میں چند ہزار تھے اب بفضل اللہ تعالیٰ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً پچاس کروڑ کے لگ بھگ ہے جو کہ اسلامی تعلیمات کی حقانیت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

۴۔ ہندوؤں کی ''مقدس'' کتابوں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف' آنحضرت کا تعارف اور اسلام کے پیغام ابدی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے ہندوؤں کو ہم دعوت اسلام دیتے ہیں۔

باب پنجم: ردّ نیچریت

۱۔ قرآن آنحضرت ﷺ کی تعلیم و تشریح سے قلوب و اذہان میں براجمان ہوتا ہے۔

۲۔ سرسید احمد خان انگریزوں اور ہندوؤں سے متاثر تھے کیونکہ جب کسی کی تعلیم و تربیت دینی بنیادوں پر نہ کی جائے تو اس کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

۳۔ عقل کو رہنمائی صرف دین اسلام سے ملتی ہے اور دین اسلام کی تشریح رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات ہیں کیونکہ آپ ﷺ ''حامل و شارح'' قرآن ہیں۔ آپ ﷺ کو تشریعی حیثیت قرآن نے دی ہے۔

باب ششم: ردّ قادیانیت

ثابت کیا ہے کہ

۱۔ مسلم اُمّہ کے لئے ناسور قادیانیت ہے۔

۲۔ سب سے پہلے دنیائے اسلام میں سابق ریاست بہاولپور کی عدالت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

۳۔ یہودیت سے لے کر تمام مذاہب باطلہ مرزائیت کے سرپرست ہیں۔

۴۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذرّیت کا خاتمہ ''عہد صدیقی'' کے جہاد کی صورت میں ممکن ہوگا۔

۵۔ قادیانیت ننگ دین' ننگ قوم اور ننگ وطن ہے۔

مذاہب باطلہ کے مشترک مقاصد:

آج سائنسی ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کے دور میں دنیا وسیع تر ہونے کے باوصف اطلاعات و نشریات کے لحاظ سے ایک ایسے معاشرے کا روپ اختیار کر چکی ہے کہ جس کے کسی گوشے میں رونما ہونے والا کوئی واقعہ دوسروں سے پوشیدہ نہیں رہا۔